السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

درج ذیل آیت کی توضیح وتشریح مطلوب ہے:

اِنَّ الْمُلُوکَ اِذَا دَخَلُوا قَرْیَةً اَفْسَدُوہَا وَجَعَلُوا اَعِزَّةَ اَہْلِہَا اَذِلَّةً وَکَذٰلِکَ یَفْعَلُونَ ٣٤ ... سورة النمل

''بادشاہ جب کسی ملک میں گھس آتے ہیں تواسے خراب اوراس کے عزت والوں کو ذلیل کردیتے ہیں۔یہی کچھ وہ کیا کرتے ہیں''

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر اس آیت کا یہ مفہوم لیا جائے کہ بادشاہ، خواہ کوئی بھی ہو بادشاہ ہو، جب کبھی کسی بستی میں فاتح ہوکر داخل ہوتا ہے تو وہ اسے تباہ وبرباد کردیتا ہے اور شرفاء کو ذلیل وخوار کرتا ہے، تو یہ ایک غلط مفہوم ہوگا۔

اس آیت کے سیاق وسباق پر ایک نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوگا کہ یہ آیت ملکہ سبا بلقیس کے قصے کے ضمن میں نازل ہوئی ہے۔ہدہد نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو جب یہ خبر دی کہ:

إِنِّي وَجَدتُّ امْرَأَةً تَمْلِكُهُمْ وَأُوتِيَتْ مِن كُلِّ شَيْءٍ وَلَهَا عَرْشٌ عَظِيمٌ ٢٣ ... سورة النمل

''میں نے وہاں ایک عورت دیکھی جواس قوم کی حکمراں ہے۔اس کو ہر طرح کا سروسامان بخشا گیا ہے اور اس کا تخت توحضرت سلیمان علیہ السلام نے بلقیس کے پاس ایک خط روانہ کیا،جس میں اسلام قبول کرنے کی دعوت دی اور بغیر کسی سرکشی کے مکمل اطاعت قبول کرلینے کا حکم دیا۔چنانچہ ملکہ بلقیس نے اپنی مملکت کے اکابرین کو مشورے کی خاطر جمع کیا کہ سلیمان علیہ السلام کو کیا جواب دینا چاہیے۔ان لوگوں نے کہا کہ ہمارے پاس زبردست طاقت موجود ہے۔ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں اور اس سلسلے میں جو بھی اقدام کریں گی وہ سب کے لیے قابل قبول ہوگا۔اس پر ملکہ سبا نے کہا:

اِنَّ الْمُلُوکَ اِذَا دَخَلُوا قَرْیَةً... ٣٤ ... سورة النمل

ملکہ سبا ان لوگوں پر یہ واضح کردینا چاہ رہی تھی کہ بادشاہ جب کسی دوسری مملکت میں فاتح وغالب کی حیثیت سے داخل ہوتا ہے تو اس بستی کا یہ انجام ہوتا ہے کہ فاتح بادشاہ اسکی اینٹ سے اینٹ بجادیتا ہے،اسے تباہ وبرباد کرڈالتا ہے اور مملکت کے شریف شہریوں کی عزت کو خاک میں ملادیتا ہے۔

تاریخ شاہد ہے کہ واقعتاً جب کبھی استعماری قوتیں کسی ملک میں داخل ہوئیں تو انہوں نے اسے زیروزبر کرڈالا اور وہی انجام کیا جس کا تذکرہ اوپر ہوچکا ہے۔

اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ سارے بادشاہ ایسے ہی ہوتے ہیں اور فتح ونصرت کے بعد وہ دشمن ملکوں کے ساتھ یہی سلوک کرتے ہیں۔کیوں کہ بادشاہوں میں اچھے بھی ہوتے ہیں اور بُرے بھی۔بادشاہت جب اچھوں کے ہاتھوں میں ہوتی ہے تو تعمیر واصلاح فی الارض کا ذریعہ بنتی ہے اور جب بُروں کے ہاتھوں میں ہوتی ہے تو تباہی وبربادی کا سبب بن جاتی ہے۔

قرآن میں ان دونوں قسم کے بادشاہوں کا تذکرہ ہے۔اچھے بادشاہوں میں قرآن نے طالوت،حضرت داود علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام کا تذکرہ کیا ہے۔یوسف علیہ السلام کو جب خدا کی طرف سے بادشاہت عطا ہوئی تو انہوں نے یوں شکرادا کیا:

رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِي مِن تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ ١٠١ ... سورة يوسف

''اے میرے رب!تونے مجھے حکومت بخشی اور مجھ کو باتوں کی تہ تک پہنچنا سکھایا''

سورة الکہف میں بادشاہ ذوالقرنین کا تذکرہ موجود ہے جو ایک نیک سیرت بادشاہ تھا۔بادشاہ حکمراں اگر صالح ہو تو وہ بلاشبہ افضل الناس ہوتا ہے،جیسا کہ حدیث نبوی ہے:

يَوْمٌ مِنْ إِمَامٍ عَادِلٍ أَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ سِتِّينَ سَنَةً" (طبرانی)"

''انصاف پسند حکمراں کا ایک دن ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر اور افضل ہے''

قرآن میں ان بادشاہوں کا بھی تذکرہ ہے جنھوں نے زمین میں فسادات برپا کیے۔مثلاً نمرود بادشاہ جو ابراہیم علیہ السلام کا ہم عصر تھا اور اپنے آپ کو خدا کہلواتا تھا،اس نے ابراہیم علیہ السلام کے لائے ہوئے دین اسلام کی راہ روکنے

کے لیے جو کچھ کیا اور ابراہیم علیہ السلام پر جو ظلم و ستم کیے تاریخ کی کتابیں اس پر شاہد ہیں۔ اسی طرح موسیٰ علیہ السلام کا ہم عصر بادشاہ فرعون جس کا تذکرہ قرآن میں بار بار آیا ہے وہ برملا کہتا تھا :

يَأَيُّهَا الْمَلَأُ مَا عَلِمْتُ لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرِي ۳۸ ... سورة القصص

''اے اہل دربار! میں تو اپنے سوا تمہارے کسی خدا کو نہیں جانتا''

اسی طرح سورۃ الکھف میں اس ظالم بادشاہ کا تذکرہ موجود ہے جو ہر اجنبی کی کشتی پر غاصبانہ قبضہ کر لیتا تھا:

وَكَانَ وَرَاءَهُم مَّلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ غَصْبًا ۷۹ ... سورة الكهف

''اور آگے ایک ایسے بادشاہ کا علاقہ تھا جو ہر کشتی کو زبردستی چھین لیتا تھا''

بادشاہت اور حکمرانی فی نفسہ بری چیز نہیں ہے۔ اسکے بھلے یا بُرے ہونے کا انحصار اس شخص پر ہے جس کے ہاتھوں میں یہ نعمت آئی ہے۔ اگر اس نے اس نعمت کو نعمت جان کر تعمیر و ترقی اور اصلاح کے لیے استعمال کیا تو یہ سب کے لیے باعث نعمت ہے جیسا کہ حدیث ہے :

(نِعْمَ الْمَالُ الصَّالِحُ لِلْمَرْءِ الصَّالِحِ" (احمد"

''پاک مال اگر نیک آدمی کی ملکیت میں ہو تو کیا ہی بھلی چیز ہے''

ورنہ یہی نعمت سب کے لیے باعث عذاب بن جاتی ہے اور یہی اس آیت کا مقصود ہے جس کی تشریح و توضیح آپ نے پوچھی ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی یوسف القرضاوی

قرآنی آیات، جلد: 1، صفحہ: 41

محدث فتویٰ